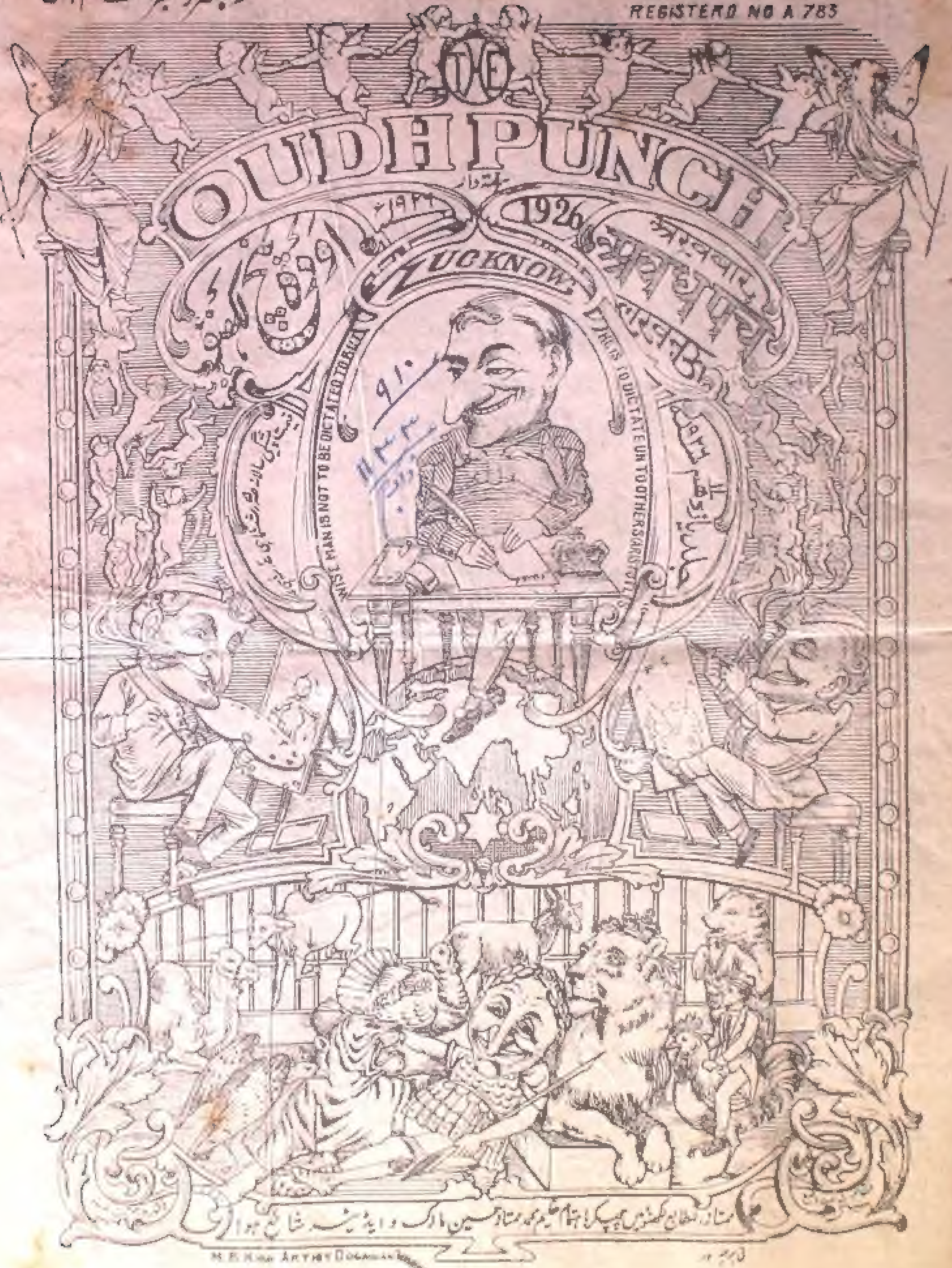
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۲۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکال ہی ڈالی مع چار بابوں کے بڑے بڑے کچھ اعضاء کو حرکت دیتے رہتے ہیں پھر نہ قبض کی شکایت اور نہ کبھی دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضاء کو کس طریقہ پر حرکت دیتے رہیے دیکھنے کے واسطے کتاب میں چوبیس تصاویر دی ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھلانے کی ضرورت نہیں یہ چھوٹی سی کتاب زیادہ تر بیوپاریوں کیواسطے نہایت مفید ہے جو کہ گھومنے پھرنے و ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے بدہضمی بواسیر و دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بڑھاپا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفحات دیکھتے ہوئے بھی ہمنے برائے نام اسکی قیمت صرف [illegible] رکھی ہے۔

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

آپ بالکل غلطی پر ہیں کہ تمام اشتہاری ادویہ بے فائدہ ہیں اگر آپ ایک دفعہ مقویات مزاج عالم اینگ تھمبرو گولیوں کا استعمال کریںگے تو ہمیشہ یاد رکھینگے کہ آجتک ہم غلطی پر تھے یہ گولیاں خصوصیت سے ضعف معدہ کی خرابی، جریان، احتلام، سرعت ..... رقت، نامردی وغیرہ موذی امراض کو نابود کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی و قوت مردمی بخشتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ گولیاں صرف ایک روپیہ ۱۰ گولیاں للعہ

ویدشاستری نی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاوار

ایجنٹ [illegible] چوک لکھنؤ

شاعری جزویست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور شاعر [illegible] ... رشید مرحوم کے حالات زندگی مع تصویر ... حضرت رشید مع انتخاب مرثیہ و رباعی و قصیدہ و غزل و سلام وغیرہ مولفہ ... دشمیر لکھنوی نہایت محنت سے فراہم کیے گئے ہیں۔ آپ خاندان میر انیس مرحوم کی ایک ... یہ کتاب سفید چکنے کاغذ پر خوشخط میں صفائی کے ساتھ چھاپی گئی ہے ... موجود ہیں ... گئے ہیں

قیمت ۸ علاوہ محصول

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

حبوب لقمانی ایک گولی کھانے کے ایک ہی گھنٹہ بعد قوت

.... اور امساک میں اس غضب کی ترقی پیدا ہوتی ہے کہ بیچینی ہوتی ہے لطف صحبت تو گھنٹوں رہتا ہے۔ مزہ یہ ہے کہ اگر کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کی تکان نہ معلوم ہوگی بلکہ دم بدم ...... میں اضافہ ہوتا رہیگا جب تک ترشی نہ چکھینگے فراغت نہ ہوگی بعد فراغ ایک گولی کھالیں تو کمزوری اور تکان رفع ہو کر طبیعت پھر تازہ ہو جائے گی اور پھر دوبارہ قوت پیدا کردیگی ہر مرتبہ پہلی سی قوت ہوگی فی درجن ۸ تین درجن ۳ روپیہ۔

منیجر دواخانہ خلعت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

روغن لقمانی یہ روغن نہایت لذیذ ہے ایک ہی قطرہ ... پر لگا کر

.... وہ مزہ وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی معشوق سو جان سے فریفتہ ہو جاتی ہے زن و شوہر کے تعلقات تو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہنچتا ہے بوجہ زیادتی لطف عاشق و معشوق نشۂ شباب میں چور ہو کر تھوڑی دیر کے لیے سست اور بیہوش ہو جاتے ہیں اگر آپ نے ابتک استعمال نہیں کیا تو گویا دنیا میں آپ نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ محصول اگر کوئی صاحب تحریر ثابت نہ ہونے پر واپسی قیمت کی شرط۔

منیجر دواخانہ خلعت العلاج لکھنؤ

علمی خزانہ

ہم نے نہایت کوشش سے کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے جو کتابیں شائقین کو کہیں دستیاب نہ ہوتی ہوں وہ ہماری ایجنسی سے طلب کریں علمی کتب کا بھی کافی اسٹاک موجود ہے اس کے علاوہ ہمارے ذریعہ سے لکھنؤ کے مشہور اشیاء مثلاً چکن۔ شال۔ تنباکو۔ فردیں عطریات بکفایت روانہ کیے جاتے ہیں۔ فہرست طلب کیجیے مفت روانہ ہوگی۔

المشتہر

ینگ مین جنرل ایجنسی

دلدار منزل چوک لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۲۵

مضامین غیر

پنجشنبہ یکم جولائی ۱۹۲۶ء

اپنی اپنی سمجھ

فرانس کے فرنگ کی بڑی گت ہو رہی ہے۔ روز بناؤ گرتا ہی جاتا ہے۔ مگر واہ رے فیشن۔ اس کا روز بدلنا بھی لازمی ہے۔ جیسے آجکل وہاں کی عورتیں ٹوپیوں کے پیچھے پڑی ہیں۔ انکی اونچائی روز بروز بڑھتی ہی جاتی۔ خدا کرے یہ ٹوپیاں ہزاروں فٹ اونچی ہو جائیں۔ اتنی اونچی ہوں کہ چوٹی پر برف جمنے لگے۔ بس سر ہمالیا ہوا، ابر کے ٹکڑے ہٹ گئے دھوپ نکل آئی۔

کبھی وہ دن تھا کہ جب معشوق کی زلف کی تعریف ہوا کرتی تھی۔ اسکے پیچ اور سیاہی عاشق کو مار ہی ڈالتی تھی۔ اور معشوق کے بال بہت ہی زیادہ لمبے ہوا کرتے تھے۔ بالوں کی لمبائی علامت حسن ہوا کرتی تھی۔ اب زمانہ بدل گیا۔ "باب" (Bobbed) ظہور میں آیا۔ پھر (Shingled) شنگل کو آتے کیا دیر تھی۔ اس کے بعد ایٹن کراپ (Eton crop) کا فیشن ہوا۔ وہ دن بھی اب نزدیک ہے کہ جب منڈے معشوق ہوا کریں گے! اور عاشق کا دل بجائے ان کے بالوں کے پیچ میں پھنسنے کے اب انکی چکنی منڈی ہوئی کھوپڑی پر پھسل پڑے گا جس طرح گنبد پر اخروٹ۔

پردہ بھی عجیب چیز ہے۔ ہزاروں عیب ڈھک جاتے ہیں۔ ایک صاحب کا خیال ہے کہ اگر اور کہیں نہیں تو کم سے کم دکن میں پردہ ضرور ہونا چاہیے۔ انکا یہ خیال ہے کہ اگر ادھر کی عورتیں پردہ کرنے لگیں تو بیچارہ انکی پتھرائی ہوئی بے رونق نظروں سے تو بچے گا۔ مگر ایک دوسرے صاحب کی یہ رائے ہے کہ اگر مرد بھی نقاب پوش ہو کر باہر نکلیں تو کیا حرج ہے ؟ ؟

ایک صاحب تیرتھ کرنے نکلے۔ انھیں دیوتاؤں کے درشن سے بڑی محبت تھی۔ الہ آباد سے چل کر ہندوستان کے چاروں طرف گھوم کر قریب چار ہزار میل کا سفر کیا۔ جب ہردوار کاشی کے بالکل قریب پہونچے تب یاد آیا کہ ایک رشتہ دار کے یہاں شادی ہے۔ دعوت ہے ناچ ہے شاید شراب و کباب بھی ہو۔ وہاں ضرور پہونچنا چاہیے۔ انکے ساتھیوں نے بہت کہا سنا کہ صاحب یہاں تک آکر لوٹنا کوئی اچھی بات نہیں ہے جس کام کو گھر سے نکلے وہ تو پورا کیجیے۔ مگر ان کا یہ خیال تھا کہ تیرتھ جاترا تو ہر وقت ممکن ہے کہیں دعوت اور ناچ روز ہوا کرتے ہیں ؟
ٹرین لیٹ ہو گئی۔ دعوت بھی نصیب نہ ہوئی۔

"بجھن"

واردات نفس

پایا ہے وہ مزاج مجھ سا کہیں جسے
تولا کہیں کبھی کبھی ماشہ کہیں جسے

میدان کارزار میں نکلو برائے عمل
ہے ایک عذر لنگ دلاسا کہیں جسے

کیوں لالہ جی پہ نکس نہ باندھیں بڑے حضور
ہولی میں کام آتا ہے شاشا کہیں جسے

احمق ہیں آپ دل سے جو پوچھے
کیا چیز ہے وہ گاندھی کا چرخا کہیں جسے

کیوں آتش حسد سے کلیجا کرو کباب
اس آگ سے بچو کہ جلاپا کہیں جسے

اک پھانس پھر کھٹکتی ہے پہلو میں آجکل
عاشق مزاج سیخ تمنا کہیں جسے

آتا ضرور ماش کا کھایا ہے آپ نے
ایسا تنا ہے پیٹ کہ تاشا کہیں جسے

ہے موت زندگی کا یقیناً ڈراپ سین
ہوتا ہے قبر میں وہ ڈراما کہیں جسے

ملتی ہے بات کرنے میں یوں ریش شیخ کی
اب اس کی دم بھی بات ہے شانا کہیں جسے

پیری میں دے رہے ہیں تجارت کو یوں فروغ
اب بیچتے ہیں بڑھیا کا کاتا کہیں جسے

چیچک نے انکے گالوں کی مٹی پلید کی
اب کوڑیوں کے مول ہے بوسا کہیں جسے

کس طرح وہ لکھے گا ? آئی جواب خط
وہ بت ہے آنکھوں کا اندھا کہیں جسے

رندان بادہ نوش کی نظروں پہ چڑھ گئی
وہ چشم مست ساغر صہبا کہیں جسے

سرشار مجھ سے بگڑے گا جس دن وہ رشک ماہ
اس روز کام آئے گا گھونسا کہیں جسے

الراقم بقلم
سرشار کسمنڈوی   صبوری مصطفےٰ آبادی رائے بریلوی

دختر رز و دختر زر کا اجتماع

باقی نہ تھا شراب میں کچھ بھی مزا سرور
چھو کر لب ناز سے پیدا ہوا سرور

ساقیان صہبائے ہوس و آرزو جرعہ کشان بادۂ سوز و ساز جدت طرازی کے شپ میں شامپین کی بوتل یوں اڑا دیتے ہیں کہ سرحلقۂ صبوحی کشان دنیا سازی حضرت کلمبس آنجہانی کی دریافت کی ہوئی سرزمین امریکہ میں کچھ دنوں سے شراب خواری قانوناً جرم ہے مگر چرا چھپا کے پینے والے بلا کے چرکٹے ہیں۔ سچ پوچھیے تو ان عقل کے دشمنوں کی بدولت سلف سے لے کے آجتک دختر انگور کا نام قائم ہے۔ ان پر نہ فاروقی درے کا اثر ہوا نہ مذہبی احکام سن کے کانوں پر جوں رینگی۔ یہ اپنے مخلصانہ ورد سے کبھی باز نہ آئے۔ شیشۂ ننگ و ناموس چکناچور ہو تو ہو ایک کپی چڑھائی اور دین و دنیا کے جھنجھٹ سے نجات پائی۔

محتسب کیا ہے اگر زندگی جائے
عاقبت کی خبر خدا جانے

امریکہ میں جتنی شراب کی تہ خانہ ہی ہوتی تھی

ادہ خواروں کی تعداد بہت بڑھی۔ چنانچہ حال ہی میں ایک طرفہ ماجرا امریکہ سے سننے میں آیا ہے۔ راوی بیان ہے کہ ایک امریکن سینما کے علم بنانے والی کمپنی کے مالک ارل کیرول صاحب نے چھ پانچ شمپین شراب خانے کے ٹب میں ڈالی پھر اپنے یہاں کی ایکٹریس میں سے ایک حسین و جمیل ... سالہ ایکٹرس مسماۃ جوائس ہاک کو ننگی کر کے ٹب کی پری بنایا۔ جب وہ مع شراب کے ٹب میں بحالت عریانی نہانے لگی تو رندان آشام شیشہ و جام لے کے بڑھے اور چلوؤں سے گھبرائے ہوئے کالے پانی کو آب حیوۃ سمجھ کے پینے لگے۔ اودھ پنچ علم میں اسیقدر واقعہ کی تصویر تھی۔ مگر اسکے بے تصویر ہوا اور اللہ سے مستغنی ہے لہذا قانون کی ناک کٹ گئی۔ شراب کا جھینکا۔ پہونچا مگر مسٹر کیرول کی شامت جو آئی تو فوجداری میں ان کو اس بے حیائی کی اجرت دینے میں نالے بنانے لگے آخر اس نے کچہری میں نالش داغ دی اور یوں بہت ہوتی مسٹر کیرول مکر گئے کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا جب لوگوں نے گواہی دی تو کہنا شروع کیا کہ ٹب میں شراب نہ تھی ادرک کا پانی تھا۔ بیچارے غلط بیانی کے الزام میں دھر لیے گئے۔ مس ہاک کا بیان ہے کہ اسے نوٹ لینے کے وقت خوب شراب پلائی گئی۔ جب انہوں نے اس کو لا کر ٹب میں ڈالا ... تو غل کر دے کے اسے شراب کے ٹب میں بٹھا دیا۔ ٹب میں شراب ڈیڑھ انچ تھی۔ وہ کانپتی تھرتھراتی سمٹتی ہوئی جاتی ٹب میں بیٹھی۔ شب بھر وہ اسی کشتی میں تھا۔ یہ تماشہ دو یا پانچ منٹ تک رہی۔ آپ دیکھیے اتنے جان جو کھم کا کام کیا اور دوسرے پونڈ جو مزدوری میں ملی تھی جب اسکا تقاضا کیا تو کہا ادھار کو ... زرا کو کچھ نہیں بس سیلی کو ساتھ لے کے تھوڑے دنوں کے لیے شہرت کا منہ کالا کر جاؤ۔

صفائی کی طرف سے بعض گواہیاں گزریں جن کا ماحصل یہ تھا کہ شراب نہ تھی ٹب میں جنجر وائن کی بوتلیں انڈیلی گئیں تھیں۔ لہذا شب کا قائمہ ملزم کر ... شب غلط بیانی کا جرم اچھل رہا ہے۔

اس واقعے سے چند اسرار منکشف ہوئے۔

(۱) ادرک کے پانی میں جھنجھناہٹ نہیں ہوتی چاہیے۔ ادرک سے ناک کی جگہ اسکا اثر ہو جاتے۔

(۲) ملزم نے یہ بھی کہا تھا کہ ٹب میں اتنا پانی بھروا گیا تھا جس سے خصوص چیزیں ڈھکی ہوں۔ معلوم نہیں۔ لہذا تحسین کہنا چاہیے کہ ڈیڑھ انچ ادرک کا پانی یا شراب ستر عورت کے واسطے کافی ہے۔

(۳) خالی شراب یا آب زنجبیل سے بہرحال چلوؤں کا دھو دن افضل ہے۔

(۴) ہندوستان میں چلے نا تنہا جہاں جرس بھی



حکمتی دوربین اور دلچسپ نظارہ

تھیں ان کا قاعدہ تھا کہ چند گولیاں کر کے باندہ کے مٹکے کے اندر زیر زبان چھوڑے ہیت پر لٹکا لیتی تھیں۔ اس چرس پر جو ہیجان دیتے تھے۔ ہر شخص اسی چرس کی فرمائش کرتا تھا۔ پی سائن اس چرس کے دینے میں نرالا لطف سمجھا دیتی تھیں۔ کوئی حکیم اسکی علت سے واقف نہ تھا کہ یہ چرس کیوں زیادہ نشہ کرتی ہے۔ اب معلوم ہو گیا کہ شراب کا سرور و لطف بڑھانے میں مس ہاک کا جسم افضل ضرور نکلا۔ آدمی جب تو لوگ جام لے کے بڑھے تھے۔ ہندوستان کے شرابیوں کو چاہیے کہ آئندہ معشوقان طناز کو شراب کا آب دست دلوائیں اور وہی استعمال کریں

تائیں۔ کروٹ کروٹ جنت نصیب ہو صحت ہو تو ہارا ... (۵) اس مقدمہ میں ایک اخبار نویس بھی گواہ تھے ایک صاحب نے شراب میں غوطہ لگانے والی نازنین کے حسن و جمال کا قصیدہ پڑھنا شروع کیا کہ مس ہاک ٹب میں اسطرح بیٹھی تھیں جیسے ہالے کے اندر چاند اور ڈبے کے اندر جوہر۔ کیچڑ میں جیسی کنول جیسی۔ اسکی دلربی بڑھ گئی تھی۔ شراب اسکے نصف جسم تک بلند ہو گئی تھی۔ حکومت کی عنایت سے ہمارے ملک میں شراب کا توڑا نہیں لہذا نوازش حسن کے امیدوار و طالبین کے جب چاہیں شراب کی نہریں جاری کر سکتے ہیں۔

(۶) دوسرے اخبار نویس نے فرمایا کہ بندہ نے اس مقدس شراب کو بطور تبرک چکھا بھی تھا۔ ایک بازاری بول اٹھا کہ ترک شراب کا قانون جب سے جاری ہوا تم نے کتنی مرتبہ شمپین کا مزا اڑایا؟ گواہ نے جواب دیا حماقت کی باتیں نہ کرو اس سے ظاہر ہو گیا کہ اگر یوں شراب کا استعمال ہو تو حماقت کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے۔ بیچے حضرت اس چڑیل میں یہی خرابی تھی کہ دام دے کے دیوانہ بننا پڑتا تھا اب یہ بھی جاتی رہی۔ صاحب عقل بننے کا یہ مجرب نسخہ ہاتھ لگا ہے

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے

(۷) شرابیوں کے اصطلاح میں بط شراب اس صراحی کا نام ہے جو بط کی شکل عموماً بنائی جاتی تھی یہ بط فقط دیکھنے بھر کی ہوتی تھی۔ اسے غوطہ لگاتے آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔ اب سچ مچ کی ایک بط حوض شراب میں پیراکی جانے گی اور کہنا یہ تصور بیچ کا چلو پینے گا لہذا آئندہ کتب لغت میں بط مے کے معانی یوں لکھنے لازم ہیں:-

بط مے کنایہ از مس ہاک یا معشوقے کہ برائے افزائش کیفیت مے در ظرفے شنا کند:-

الغرض یہ انوکھا واقعہ کہ یاد رکھنے کے قابل تھا

اس وجہ سے اینجانب نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ پنچ کی خدمت میں بیان کر دیا۔ ہندوستان کے دعاوت شرابی اگر امریکہ کی تقلید کرنا چاہتے ہیں تو انھیں جلدی کرنی چاہیے ورنہ اس محرومی پر پچھتائیں گے۔ کہ بڑی چوک ہوئی۔ پلیٹ بھی تھی اور شراب بھی آج تک یہ پُر لطف تدبیر نہ سوجھی گویا عمر ہی برباد ہوئی و لغویت فنون۔ سنتے ہیں کہ مس ہاے جب تک اپنی عورت کی خوشخودی و دردِ خرناموس کے غرق سے ہونے کا زریں معاوضہ نہ لیں گی غریب کی جان نہ چھوڑیں گی۔

راقم

جدت پسند متوالا

حسین اضافہ اور لطیف سراپا

مولانا پنچ تسلیم۔ عرصۂ دراز کی خاموشی کے بعد دماغ کا سوز نظم کی صورت میں خارج ہوا ہے نظم کے مخاطب صحیح جو کوئی بھی ہوں۔ ناظرین صرف شاعرانہ نفاست ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ ذرا سے غور کے بعد کیسی حسین صورتیں سامنے آجاتی ہیں تصور صادق شرط۔ اور طرح ضرور ہے۔ خیالِ سخن نے سراپا کی جھول تیار کر دی ہے ہر شخص کو اختیار ہے اپنے قد و قامت کو دیکھے اور ٹھیک آ ترے تو......

۱

اک احمق الذی کو ہے اب دعوئے کمال
بیڈول بد دماغ بھولا کہیں جسے
ماتھے پہ جس کے ہے خرِ بے دُم لکھا ہوا
تن توش کے لحاظ سے بھینسا کہیں جسے
چشمہ نہیں ہے ناک پہ بیٹھی ہے اوٹ پر
وہ حکمت رعونت بیجا کہیں جسے
رخسار تند و رنگ پہ آ ماس اسقدر
سب اصطلاح عام میں اپلا کہیں جسے
نٹ جھرٹ کر نہیں ہے ورنے کا ڈول
ہونٹ اسقدر دبیز لہ گردا کہیں جسے
سینہ دھنسا ہے توند کا گنبد بلند ہے
گوبر کا چھوت سوت کا پیپا کہیں جسے
اشیم ہے بھری ہوئی ہنتا ہے یوں سُریا
تنور خلفشار کا ڈھکنا کہیں جسے
یاروں نے رکھ کے داؤں پہ اُلّو بنا دیا
وہ خبط ہوگیا ہے کہ سودا کہیں جسے
لینے سمائی ہے براز ادب کی بو
اُگلا ہے اب دماغ میں سُدّا کہیں جسے
ممکن ہے پیشۂ مثالی کے عہد میں
شاید کبھی پڑھی ہو کریما کہیں جسے
بس کائنات علم ادب اسپہ ختم ہے
ہم کیا کہیں جسے ابھی ہم کیا کہیں جسے
غیروں ہی کے کلام پہ اب تک گزر ہوئی
پالا ہے دوسروں ہی پہ شکرا کہیں جسے
ہے عمر بھر سے مشق تو اردو پڑھی ہوئی
اک شان ہے جناب کی سرقا کہیں جسے
دو حرف نظم و نثر کے خود کب ہوئے نصیب
کھایا ہے اہل علم کا فضلہ کہیں جسے
اک مضحکہ ہے طرز ادائے کلام کی
بھالو کا ناچ نٹ کا تماشا کہیں جسے
اور لطف یہ کہ ہے اسی قبولیت پہ ناز
ملتا نہیں ہے آپ کا نخرا کہیں جسے
رشوت کی روٹیوں سے ہے چربی چڑھی ہوئی
پھولے ہوئے ہیں گال سنا پا کہیں جسے
مشہور اسقدر ہے فضیلت جناب کی
ہر حیثیت کے لوگ لفافا کہیں جسے

۲

دو نا غلول اور بھی رہتے ہیں دُم کے ساتھ
گھگھو کے ساتھ پدی کا جوڑا کہیں جسے
ان میں سے ایک شخص کا مکّو میاں ہے نام
لم ڈنگو دُم دراز گھسیٹا کہیں جسے
بر قائیت سے چہرہ پہ پھولی ہوئی بسنت
داڑھی وہ کرم خوردہ کھرپا کہیں جسے
طاعون ملک شعر تب کہنۂ سخن
صورت وہ لوگ دیکھ کے ہیضا کہیں جسے
شدت سے گرمیوں کی خمیرا بگڑ گیا
پیشاب میں نکلتا ہے خمیرا کہیں جسے
اب ہے فقط خلوص التماس پر گزر
روزی ہے صرف ترس نبھنا کہیں جسے
جو کچھ بھی ہے وہ تخم کدو کا ظہور ہے
ورنہ خیال و خواب تماشا کہیں جسے
ملتا ہے پیر تو نہ سے قارورہ آپ کا
نزدیک اور دور کا رشتا کہیں جسے
بس خوردۂ کلام کے حصہ میں ہیں شریک
مانگے کی نظم و نثر کا ساجھا کہیں جسے
کچھ حد سے بڑھ چلی ہے اکڑ فوں جناب کی
وہ اینٹھ ہے کہ اش کا آٹا کہیں جسے
اُستاد گیدڑوں کے وہ عالیجناب ہیں
اور آپ مینڈکوں کے خلیفا کہیں جسے

۳

وہ تیسرا تیجۂ مضطرب روزگار
نو خیز خاندان طنبورا کہیں جسے
اسقدر ہے حسین بھی ہے خوش جمال بھی
رنگیں مزاج جان بیٹا خا کہیں جسے
گویا ہے کسب خلوت رنگیں کی یادگار
تصویر اختراع زنانا کہیں جسے
مخلول صد جو اہر نایاب و بے بہا
مجموعۂ عناصر دنیا کہیں جسے
تحصیل ملک حسن خراج محیط عشق
عشوہ فروش حاصل عشوہ کہیں جسے
یا یوں کہو فقیر کی جھولی کا مال ہے
میرا اگر نہیں تو تمھارا کہیں جسے
تحقیق اصل و نسل ہوئی ہے نہ ہو کبھی
سو جستجو کے بعد معمّا کہیں جسے
انصاف تو یہی ہے کہ پنچا یتی کہو
آپس میں ورنہ ہوتا ہے جھگڑا کہیں جسے
سادہ نگینوں کے سائے میں پل کر جوان ہوا
صدقے چڑھا گیا ہے بھیرا کہیں جسے
اس طبلہ گاہ حسن کے روشن چراغ کا
حجروں میں ہو رہا ہے اجالا کہیں جسے

[illegible]

اس انقلاب آمودہ خاموش کا ہے ہم
[illegible]

[illegible]

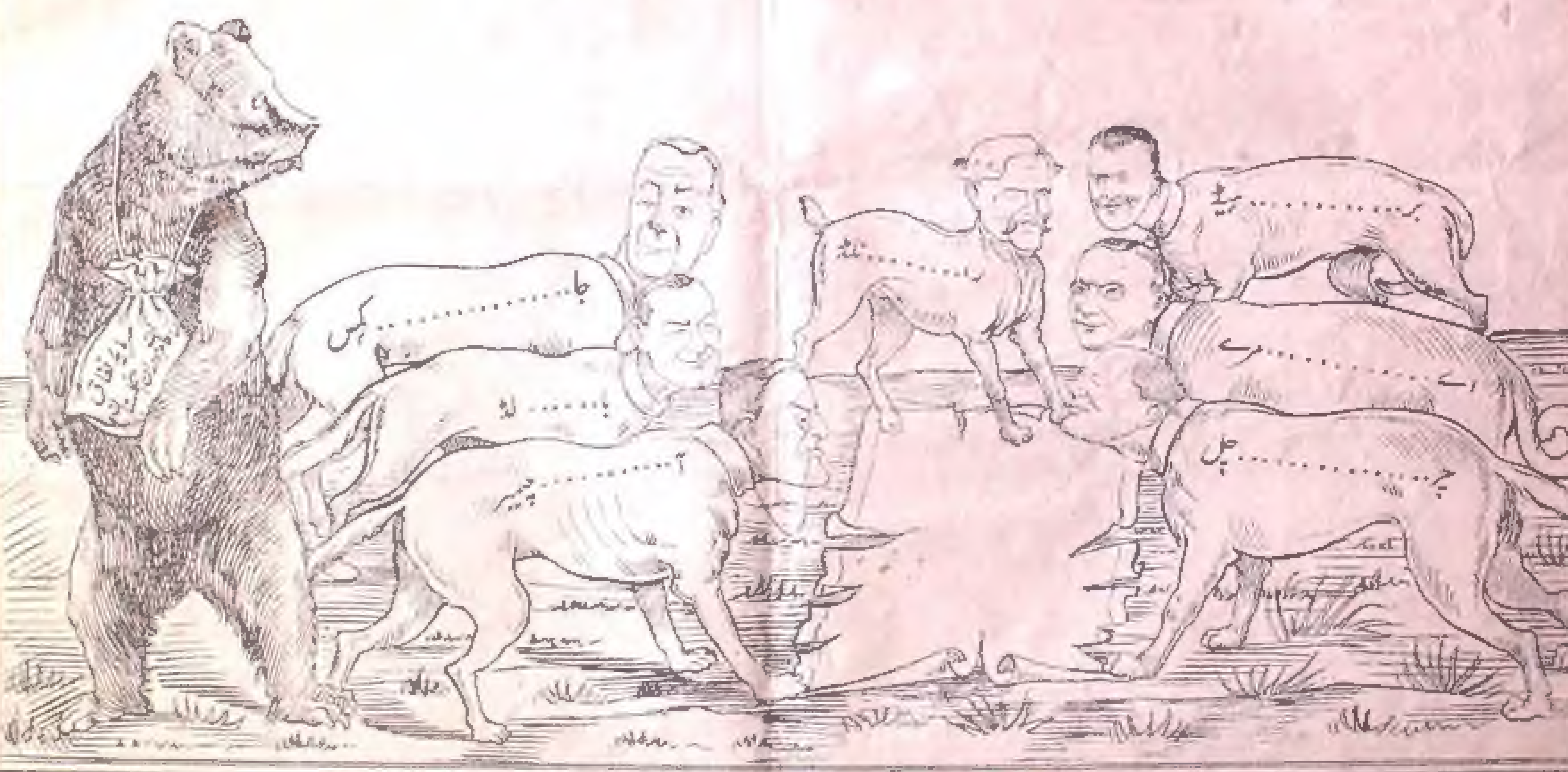
سہاگ پڑا

[illegible]

عالم بالا کی آبادی

[illegible]

سگانِ کوے دوست



بھس میں چنگی ڈال جمالو الگ کھڑیں

بر: نکالو ان فتنہ پردازوں کو
چم: بے شک - بے شک
اے: واقعی - واقعی
چا: بجا - بجا

را: روٹ - روٹ
با: ہش ہش - استعفا - استعفا
آ: ہم بھی - ہم بھی
سوویٹ: ہم دیکھ رہے ہیں تم کر ہی کیا سکتے ہو؟ خیرات کوئی گناہ نہیں

اگر یہ بلا وہاں بھی ہے تو پھر ہم سے اور آپ سے کھٹ پٹ۔ بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں مزدور اور حیوان مطلق میں کوئی امتیاز نہیں یہ دستور مدت سے چلا آتا ہے۔ چند روز سے ایک گروہ پیدا ہوگیا ہے جو کمبخت اہل سرمایہ کی روٹیوں پر دن گزارتا ہے پھر انھیں پر چوٹ کرتا ہے جمہوری حکومت کا فائدہ یہ ہے کہ جو قوانین قیام نظام قومی سے متعلق ہوں انکی پابندی ہر شخص کرے اپنے حقوق میں ہر شخص انفرادا آزاد و مساوی رہے۔ یہ کمبخت مساوات کی وسعت سے بے طرح فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ مساوات کے یہ معنی لیتے ہیں کہ مرتبہ میں بھی مساوی ہو پیچوں میں بھی مساوی ہو۔ مال میں بھی مساوی ہو عیش و آرام میں بھی مساوی ہو منزل و مسکن میں بھی مساوی ہو۔ اگر یہ مساوات کا جنون وہاں بھی ہے تو پھر صاحب دور ہی سے سلام ہے مگر ہمیں ایسی بد اخلاقی کی امید عالم بالا پر اینڈنے والوں سے نہیں آپ کی آغوش میں پرورش پائے ہوئے بچے ضرور روشن ضمیر ہونگے کیا معنے کہ ہمارے چھوٹے سے کرہ کے گرد ایک ہی چاند گردش کرتا ہے اور آپ کے تو خدا نے چار چاند لگائے ہیں۔ لگے ہاتھوں یہ بھی ارشاد ہو کہ جب چار چاند آپ کے ماتھے پر جگمگاتے ہیں تو ضرور آپ کے دن رات اور ہمارے لیل و نہار میں فرق ہوگا پس کام کے گھنٹے مقرر کرنے اور مزدوروں کو بے جان کل کی طرح بارہ گھنٹے جوتنے میں ہرج ہوگا۔ اچھا لے دُم لٹکائیے ہم پکڑ کے چڑھ آئیں۔ اب نہ زمین سخت ہے نہ آسمان دور ہے۔ صرف عقلوں کا فتور ہے آپ پرانی ہیں ہماری زمین نئی ہے آپ ضرور ہم سے زیادہ وسیع الخیال وسیع العلم قدرشناس ترقی ہونگی پھر بھی آپ کو ہم سے ایک فن سیکھنا ضروری ہے اس فن کا نام عرف عام میں بے حیائی کہلاتا ہے گو بیخبر ہمارے ایشیا و افریقہ کے رہنے والے اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ ایمان ہی کا وجود دنیا میں نہیں ہے تو اسکی ضد بے ایمانی کہاں سے پیدا ہوگئی اس کا دوسرا نام نا مہذب گروہوں نے فساد رکھا ہے شاید آپ ہم سے اتفاق کرینگے کہ فساد ایک بے معنی لفظ ہے الغرض ہر نوع پورے کیے جاتے ہیں اور محل کون فساد بھلا فساد سے کب خالی ہو سکتا ہے۔

الغرض ؎

کار زمیں تمام شد دست بمشتری رسید

راقم

فلاسفر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

پھر ہوئی ساس۔ آج آئے آتش

یہ ایک گنوارو مثل ہے۔ مسٹر جے ٹی برطانیہ کے پچھلے موسم کا تاجرتی پیرو جیسا آجکل ایسے مبتلا ہیں کہ اختوں بختوں کے پچھر او بھر روکو بھی شرم آتی ہے۔ واقعہ کوئی بڑا لمبا چوڑا گمراہ دیا نہیں اتنی سی بات ہوئی تھی کہ جب لندن کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی تو روس کے مزدوروں نے ہم پیشگی کی داستان کے جوش میں کئی لاکھ روبل کی مدد کے لیے بھیجے۔ جب یہ روپیہ بافساد لندن میں آرہا تھا تو راستے لالچ کے ایک شخص بھی نہ جھٹکا۔ اب چرچل صاحب .... خواب غفلت سے بیدار ہوئے تو فرماتے ہیں۔ یہ مردود خرس (روس) اپنے دل میں سمجھا کیا ہے۔ کیا ہم بھی روسی کاشتکار ہیں جو اپنی حماقت کے بدولت اسکے پھلاسٹروں میں آگئے۔ تو صاحب یہ بخیریت ہے۔ یہاں اُسکا جادو ہرگز نہ چلے گا۔ کمبخت اپنا گھر برباد کرچکا اب ہمارے پیچھے پڑا ہے۔ کچھ نہیں یہ سب حکومت کے ہتکھنڈے ہیں۔ اسی کے اشارے پر فساد کی کٹھ پتلی ناچتی ہے۔

لارڈ برکن ہیڈ .... فرماتے ہیں کہ سوویٹ اپنے دل میں اتراتی ہوگی کہ ہم نے برادرانِ کو یہ داتم کی گور پر لات ماری۔ مگر وہ دن بھول گئی جب ہم نے کروروں بلکہ پدموں روپیہ ٹھیکریوں کی طرح پھینک دیا۔ ابھی گھمنڈ کرنے کا وقت نہیں آیا ہے ؎

اچھا کیا جو آپ نے بازد علاج ہم سے پیر
جیتے رہے تو سمجھیں گے اور مر گئے تو خیر

مگر اتنا کہے رکھتے ہیں کہ انگلستان کے جو جیالے دینے کو قرض دے رہے ہیں اگر کچھ ٹھنڈی ہی بات آن پڑی اور روبل کے ٹکے گئے تو ہمارا خزانہ ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔ یہ روسی گستاخ ایک دن یہاں سے ضرور نکالے جائینگے۔ انشاء اللہ یہ ہماری شان بھی اسی طرح مٹانا چاہتے ہیں جس طرح اپنا گھر کھوچ کھو رہا ہے۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ .... کو بھی غصہ آگیا انھوں نے حکومت انگلستان کو قلم جڑ بتائیں۔ کہتے ہیں یہ پاجیوں کی سی حرکتیں ہیں۔ آج خود روس کے فیاض لوگوں نے۔ غریبوں ناداروں مفلسوں کی مدد کی ہے۔ مگر جن لوگوں کے دلوں میں حسد ہے وہ اس فیاضی کو پاجی کا قرضا کہتے ہیں۔

ماسکو سے موسیو زینولیف .... چیخ رہے ہیں خبردار جو ٹیڑھی نگاہوں سے کسی نے دیکھا۔ بس بہت ہو چکی سن رکھو وہ دن گئے جب خلیل خان فاختہ اڑاتے تھے۔ سرمایہ داروں کے تن من پر بننے کا حال چند روز میں معلوم ہو جائے گا۔ انگلستان میں بھی وہی کھچڑی پکے گی جو روس میں پکی تھی۔

الغرض خیر خیرات کا مسئلہ بھی رنگ لایا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر اس خیرات میں کچھ بُرائی تھی تو پہلے ہی سے روک تھام کیوں نہ کی جو آج بھولی ہوئی چوٹیں یاد آتی ہیں اور بقول بو قصہ بن کے دبے دولتی اپنے پیٹ میں آپ ہی کھولتی ہے۔ سرچشمہ شاید گرفتن بہ بیل۔ کیا ساری عقلمندی ہوشیاری و ذہانت تہذیب [illegible] ہی سکے [illegible] ایک [illegible] قانون [illegible] کام و ہمارا ذمہ [illegible]

سر اٹھائے۔ ڈوائر صاحب کا حشر تو معلوم نہیں مگر او ڈوائر صاحب اور قانون سازوں کے سالار اعظم رولٹ صاحب تو ابھی چلتے پھرتے موجود ہیں ان کے داغوں نے بڑی بڑی بغاوتیں پیدا کی ہیں۔

سودی یا سعودی

ایک کرمفرما لکھتے ہیں کہ "حضرت! گزشتہ نمبر میں آپ نے شرعی کارروائی کے زیر عنوان جو نوٹ تحریر فرمایا ہے وہ غلط ہے۔ حجازی بینک سودی بینک نہیں ہے۔ آپ کیوں حسن ظن نہیں فرماتے اور یہ نہیں خیال کرتے کہ شرعی حکومت ضرور شریعت کی پابندی کرے گی اور ایسی شکلیں پیدا کرے گی جن سے عین دین میں آسانی بھی ہو اور کوئی شرعی جرم بھی عائد حال نہ ہو۔"

ان حضرت کا اعتراض سر آنکھوں پر جب تک ہم تو عدد نہ دیکھ لیں گے اس وقت تک ہم اس بنک کو بجائے سودی بنک کے سعودی بنک کہیں گے۔ (ع) کے (و) عدد زیادہ ہو گئے شکر ہے کہ نقصان نہ ہوا۔

ہوشیار اڈیٹر کی تعریف

دوسرے دوست فرمائش کرتے ہیں کہ ازراہ عنایت ہوشیار اڈیٹر کی تعریف جامع و مانع الفاظ میں کر کے مجھے شکر گزار ہونے کا موقع دیجیے۔

امتثالاً ہم اس کی مختصر تعریف کرتے ہیں۔ "مخلوقات خدا کے جھگڑوں اور بیوقوف ہونے سے جو اہل قلم فائدہ اٹھانا جانتا ہو وہی ہوشیار اڈیٹر ہے۔"

مگر اس تعریف میں خود ہمارے واسطے کوئی حصہ نہیں ہے اسلیے کہ ہم بھولی ہوئی باتیں یاد دلاتے اور بے وقوفیوں پر تنبیہ کرتے رہتے ہیں۔ اس تعریف کی تفصیل شاید آیندہ کسی نمبر میں لکھی جائے مگر اجمالاً التماس ہے کہ ذرا آجکل مؤقر پرچوں کی حالت پر نظر فرمائیے جو اپنی روش فوراً بدل دیتے ہیں آج کسی کو گالیاں دیں دوسرے دن اسی کی مدح میں قصیدہ پڑھ دیا۔ پرسوں ابن سعود کے تمام حرکات جائز تھے کل بعض اعمال ناگوار ہو گئے

اور آج اگر دو چار وی پی واپس آئے تو پھر ڈسمنٹ ہو گیا۔ پولیٹکل لیڈر کسی بات پر متفق ہو گئے خواہ وہ از سرتاپا مضر ہو تو قلم فوراً اسی بات پر اڑ گیا۔ یہی لیڈر متفرق و مختلف ہو گئے تو اسی بات میں کیڑے پڑ گئے غلطت کو اس سے کچھ غرض نہیں ہوتی کہ جناب اڈیٹر صاحب نے کتنی قلابازیاں کھائیں نہ اسے یاد رہتا ہے کہ کل کیا تھا آج کیا ہو گا۔ یا دیکھیں آسے اڈیٹر صاحب ایسی صفائی دکھاتے ہیں کہ رات دن ہو جاتی ہے اور دن کو تارے نظر آنے لگتے ہیں۔

ایک دشوار منطقی فیصلہ

خدا او بچے کے احسان سے بچائے۔ گزشتہ جنگ میں انگریزوں نے پریسیڈنٹ ولسن کی وساطت سے جرمنی کی گردن دبائی تھی۔ اور بچے امریکی افراد نے سینما کی فلم تیار کی اور اس میں یہ دکھلایا کہ جنگ ہمارے بل بوتے ہمارے ڈیڑھ گھونٹوں کی بدولت سر ہوئی۔ یہ اور بات ہے مگر ان فرنگیوں نے کس دل سے گوارا کرتے بگڑ بیٹھے بعض جرائد میں بحث چھڑ گئی۔

ایک صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی بادشاہ طاقتور فوج رکھے اور فتوحات بڑھائے تو کیا یہ فوج دعوے کر سکتی ہے کہ ہم فاتح ہیں؟

دوسری صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر فوج طاقتور نہ ہو تو کیا کوئی بادشاہ فاتح کا لقب حاصل کر سکتا ہے؟ افسوس مرحوم دال بھکڑ دنیا میں اسوقت موجود نہیں ہیں حضرت شیخ چلی بھی تو مزار سونے کی پینگنیاں دینے والی بکری سے کھیل رہے ہیں۔ آج دونوں میں سے ایک بھی ہوتا تو یہ کڑا مسئلہ حل ہو جاتا۔ اب تو صرف یوں ہی فیصلہ ہو سکتا ہے کہ اس کمیٹی کا منیجر اور اس اخبار کا اڈیٹر دونوں چست لنگوٹ باندھ کے اکھاڑے میں کشتی لڑیں جو فتحیاب ہو وہی اس بڑی لڑائی کا فاتح سمجھا جائے۔ یہ نظیر بھی دال بھکڑ آنجہانی کی یادداشت سے ماخوذ ہے۔ حضرت نے پہلی مرتبہ ہاتھی دیکھا۔ اور اس کا

نام دریافت کر کے نوٹ بک میں ٹانک لیا۔ آپ نے امرود بھی نہ دیکھا تھا اس سفر میں امرود بھی دیکھا اور اسکا نام بھی لکھ لیا جب سفر سے لوٹ کر آئے تو وہاں دو لوگوں میں ایک ٹیڑھے ہوئے پیڑ پر بحث ہو رہی تھی کہ یہ کیا ہے آپ نے نوٹ بک نکالی اور فیصلہ کر دیا کہ یہ ہاتھی ہو اگر یہ لٹکے تو امرود ہے ورنہ ہاتھی ہونے میں کوئی شک نہیں۔

اگر ہمارا طرز انصاف طرفین نے منظور کر لیا تو ہفتہ بھر تک پھر یہ معاملہ اسی طرح گڈمڈ رہے گا جیسے ان کے تین شہزادوں کا قضیہ۔

روایت ہے کہ ایک بادشاہ کے پاس نہایت خوبصورت لونڈی تھی اور تین شہزادے اسپر عاشق تھے بادشاہ نے شہزادوں سے کہا کہ تم سفر کرو اور اس کنیز کے لیے تحفے جمع کر لاؤ جسکا تحفہ زیادہ عجیب ہوگا اسکا نکاح کنیز کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ تینوں شہزادے ایک مقام پر جمع ہونے کا وعدہ کر کے علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے۔ بڑے صاحب نے ایک دوربین پائی یہ دوربین کیمرے شاہوں کی طرح پہاڑوں کی دیواریں توڑ کے نگاہ کو وہاں تک پہنچا دیتی تھی دیکھنے والا جہاں کی نیت کرے۔ منجھلے صاحب کرتے اڑن کی صفت سے مشتبہ ایک چٹائی تھی بیٹھنے والے جہاں کا نام لیتا یہ پہنچا دیتی تھی۔ چھوٹے صاحب نے ایک کیمیاوی سیب پایا اس سیب کی خوشبو تمام بیماریوں کی دوا تھی۔

جب یہ تینوں یکجا ہوئے تو بڑے بھائی نے دوربین دیکھا کہ معشوقہ بیمار ہے۔ منجھلے نے چٹائی بچھائی سفر طے ہوا۔ چھوٹے صاحب نے سیب سونگھایا معشوقہ جان کر اٹھ بیٹھیں۔ تینوں بھائیوں میں جھگڑا ہوا بڑے نے کہا میں نہ دیکھتا تو کیسے چلنا ہوتی منجھلے صاحب بولے بھائی صاحب چٹائی کے سہارے پہنچانا ہے چھوٹے کہنے لگے کہ میرے سیب نے کام کیا الغرض حکم کی کوئی نہ ٹکی لیکن بڑے صاحب کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک ستون کی قوت پر اصرار کرتے ہیں۔ ہر ایک کی منجھلی کنیز بھی ایک ہی کے سر منڈھ دی گئی ہے۔ اب اس جھگڑے یا کشتی کا حل نہیں فقط

نمونہ بازی

ایک وبا ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں۔ عموماً لوگ دو پیسے اپنے اور دو آنے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ یا مبہم رہتا ہے کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے۔ مضامین سمجھ میں بھی آئے یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق ہو لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی نوازش سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا۔ قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے بشرطیکہ ۲ ہفتے کے اندر بقیہ دو روپیہ بھیج دیجیے ہم میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کے لیے کر دی جائے گی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ